

# ماہِ رمضان کے ہماری زندگی پر اثرات

خطبہ جمعہ امام کعبہ الشیخ عبدالرحمن السدیس (ترجمہ: قاری شعیب احمد (ایم فل علوم اسلامیہ))

خطبہ مسنونہ کے بعد:

اے مسلمانو! تقویٰ اختیار کرو ہر جگہ ہر زمانہ میں اختیار کرو حتیٰ کہ موت آجائے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو زندگی بھر تقویٰ شعار ہو اور نیکیوں کے مخصوص ایام و مہینے سے اعمال صالحہ اور تقویٰ میں مزید ترقی دیتے ہیں۔ اے مسلمانو! ابھی تم نے اس ماہ مقدس کو الوداع کہا جس میں تم نے روزے رکھے رات کا قیام کیا سخاوت کی ذکر و دعا اور تلاوت کرتے رہے مگر اب اس کے اثرات ہم پر کس حد تک ہیں اس بات کا ہم سب کو جائزہ لینا چاہیے اور محاسبہ کرنا چاہیے کیا ہم بدستور نیک اعمال پر قائم و دائم ہیں یا بداعمال کی طرف مراجعت کر چکے ہیں؟ ہمارے اسلاف تو وہ تھے کہ ماہِ رمضان رخصت ہوتا تو ان کے دل و جان غمگین ہوتے اور وہ ڈر رہے ہوتے کہ کہیں ان کی محنت اللہ کے یہاں ضائع نہ چلی جائے۔ اسی لیے وہ ماہِ رمضان کے بعد قبول اعمال کی کثرت سے دعا کرتے تھے۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَبُوءُونَ مَا تُوِّفَقُوا بِهِمْ وَجَلَّ اللَّهُ فِي سُبُحَانِهِ﴾ (المؤمنون: ۶۰) ”نیکیوں میں سبقت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو دیتے ہیں (زکوٰۃ وغیرہ) اور جو کچھ بھی دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل کانپ رہے ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس آیت کے بارے پوچھا کہ:

ابم النین یزنون ویسرقون ویشرجون الخمر؟ قال: لا یا ابنت الصلیق ولکم اللین یصلون ویصومون ویصلقون ویخافون ألا یتقبل منکم۔ ”کیا یہ وہ لوگ ہیں جو (نیکیاں کرنے کے ساتھ) زنا چوری کرتے اور شراب پیتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اسے بنت صدیق بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو نمازی اور روزہ دار ہوتے ہیں اور صدقہ بھی کرتے ہیں۔ مگر ان کو اس بات کا ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں ان کے اعمال اللہ کے حضور مسترد نہ کر دیئے جائیں۔

نیز اللہ فرماتے ہیں: ﴿انما یتقبل الله من العتقین﴾ ”بے شک اللہ پر ہیزگاروں کے اعمال ہی قبول کرتا ہے۔“

لہذا ہر عمل کو چاہیے کہ اپنے احوال پر نظر دوڑائے اور جانے کہ اس کی تجارت میں اسے نفع حاصل ہو یا خسارہ۔ نفع حاصل ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ رمضان کے بعد بھی بدستور نیکیاں کیے چلا جائے اور استقامت اختیار کرے۔ جس کی حالت رمضان کے بعد یہ ہے کہ وہ قلب منیب کا حامل بن گیا نیکی اطاعت کا

جذبہ و شوق رکھنے والا جمعہ و جماعت میں دوام اختیار کرنے والا گناہوں سے بچنے والا بن گیا تو گویا اس کے رمضان کے اعمال قبولیت کا شرف پا گئے۔ لیکن جس کی حالت رمضان کے اعمال کرنے کے باوجود رمضان کے بعد وہی پہلے جیسی ہے یعنی محرمات کا ارتکاب کرتا ہے نمازوں کو ضائع کرتا ہے خواہشات نفس کے پیچھے لگا ہوا ہے اپنے کان آنکھ جوارح افعال و اقوال اور اموال کی صحیح حفاظت نہیں کرتا تو وہ گویا اللہ سے اور زیادہ دور ہو گیا ہے۔ یہ بہت بڑا خسارہ ہے نقصان ہے کہ ہم مخصوص ایام و شہور (مہینے) میں تو عبادت کریں اور پھر گناہوں کی دلدل میں دوبارہ بھس جائیں۔

**ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد فون انكاثا۔ (النحل: ۹۲)** ”اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنا کانا ہوا سوت مضبوط کرنے کے بعد کٹڑے کٹڑے کر کے توڑ ڈالا۔“  
بعض سلف سے پوچھا گیا کہ وہ لوگ جو رمضان میں تو عبادت و ریاضت کرتے ہیں مگر ماہ رمضان کے بعد اعمال صالحہ چھوڑ دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کے بارے کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے کہا: بنس القوم لا يعرفون الله الا في رمضان۔ ”بدترین ہیں وہ لوگ جو اپنے رب کو صرف رمضان میں ہی پہچانتے ہیں (اور رمضان کے بعد اسے بھول جاتے ہیں)۔“

اے مسلمانو! جس کام کو تم نے رمضان میں اچھائی، نیکی اور اطاعت سمجھ کر کیا تو اب اسے کیوں چھوڑ رہے ہو؟ جو (اللہ) اس ماہ رمضان کا مالک ہے۔ وہی باقی مہینوں کا بھی ہے جس نے نیکی و اطاعت کا حکم رمضان میں دیا اسی نے باقی مہینوں میں بھی دیا ہے۔

لوگو! جس رب کو تم نے ماہ رمضان میں یاد کیا، پکارا اب تم اسے کیوں بھول رہے ہو؟ جب تم نے باجماعت فرضیت نماز کو جان لیا تو اب باجماعت نماز کو کیوں چھوڑتے ہو؟ لوگو جب تم نے جان لیا کہ اللہ نے فلاں فلاں چیز حرام کر دی ہے تو اب کیوں حرام کار تکاب کرتے ہو؟ رمضان میں قرآن کی تلاوت کرنے والو اب کیوں تم نے قرآن سے کنارہ کشی کر لی ہے؟

ہائے کتنا بڑا غم ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم نیک اعمال کرنے کے بعد بد اعمال کی طرف چلے جائیں ہدایت کے بعد گمراہی میں ڈوب جائیں جنت کے راستہ پر کچھ دیر چل کر جہنم کے راستہ پر گامزن ہو جائیں۔

لوگو! روزوں کے اثرات کہاں چلے گئے وہ تقویٰ صبر، جود و سخا، ہم محبت و الفت و تعاون جو ہر وقت ایک مسلمان سے مطلوب ہے ان کے اثرات ختم ہو رہے ہیں۔ اے مسلمانو! کیا تم بھول گئے کہ اللہ نے اپنی اطاعت و عبادت زندگی کی آخری سانس تک ہم پر فرض کر دی ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت و اعبس ربک حتی یاتیک الیقین تلاوت کی اور پھر فرمایا: ان الله لم يجعل لعملم المؤمن اجلا دون الموت (رواہ ابن المبارک

فی الزہد: ۱۸) ”بے شک اللہ نے مومن کے نیک اعمال بجالانے کی آخری مدت سوائے موت کے اور کوئی نہیں رکھی۔“  
ماہ رمضان کے جانے کے بعد نیک اعمال کو ترک کر دینے والو! ذرا تلاؤ اور سوچو تو سہی کہ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ موت دن رات کی کسی گھڑی میں بھی تم پر حملہ آور ہو کر تمہارا شکار کر سکتی ہے۔ بتاؤ تمہارا کیا بنے گا۔ اگر موت کی آمد کے وقت تم اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہوئے۔

میرے بھائیو! جب نیکی کے اس موسم بہار نے بھی ہمارا مردہ دلوں کو زندہ نہ کیا تو پھر ہمارے مردہ دل کب زندہ ہوں گے؟ یہ ہمارے دلوں کا متاثر نہ ہونا اس بات کی قوی دلیل ہے کہ ہمارے دل پتھر ہو چکے ہیں اور ہماری بصیرت جاتی رہی ہے نیز ہمیں شرعی احکام کا ابھی تک صحیح علم ہی نہیں ہو سکا اور نہ ان کی عظمت و اہمیت ہمارے دلوں میں جگہ بنا سکی ہے۔

وہ شخص جس نے نیک اعمال کی بلڈنگ تعمیر کی اور پھر اسے برے اعمال کے ساتھ منہدم نہیں کیا، نیز شیطانی حملوں سے بچتا رہا تو حقیقت میں اس نے نجات کی رسی کو تھام لیا ہے۔

رمضان کے بعد برائیوں کی طرف لوٹ جانے والوں کو اللہ سے ڈر جانا چاہیے اور یہ جان لینا چاہیے کہ زمانہ عمر بہت مختصر ہے۔ موت ہمارا تعاقب کر رہی ہے۔ زندگی کی سانس ختم ہو رہی ہیں۔ لہذا تم کب تک غفلت شعاری اختیار کیے رکھو گے؟ اور کب تم سچی توبہ کرو گے؟ ماہ رمضان جیسی نعمت الہی ملنے پر اس کا حقیقی شکر ہی یہ ہے کہ ہم سچی توبہ کریں۔

ہمارے بعض ساتھی جو گناہوں کی طرف لوٹ گئے ہیں دوسرے نیک لوگ انہیں بار بار سمجھائیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ (اپنی استطاعت کی حد تک) سرانجام دیں مگر حکمت و دانائی اور دانشمندی کے ساتھ۔  
یہ ماہ رمضان نیکیوں کا موسم بہار آیا تمہارے درجات کی بلندی کے لیے۔ تمہاری نیکیوں میں اضافہ کرنے کے لیے اور تمہاری غلطیوں اور گناہوں کو مٹانے کے لیے اور یہ ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال آیا ہے جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد ماہ شوال میں چھ روزے رکھ لیے تو اس کے لیے سال بھر روزے رکھنے کا ثواب ہے۔ آخر پر اللہ کا یہ فرمان یاد رکھو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلُّوْا عَنهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّكُمْ تَكُونُونَ  
كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَبِمَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿۲۰۴﴾ (الأنفال: ۲۰۴)

”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور سنتے جانتے اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی نہ کرو اور ان لوگوں کی طرح بھی نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ وہ سنتے (سناتے کچھ) نہیں۔“